Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر: نسیم سیفی)

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۲۳ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ، ۲۵ اخاء ۱۳۶۸ہش ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۲

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم نے اپنی جماعت کو بارہا تاکید کی ہے کہ تم کسی چیز کی بھی ہوس نہ رکھو۔ پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبتِ ذاتی میں ترقی کرو۔ جب تک ذاتی محبت نہیں تب تک کچھ بھی نہیں۔ مگر جو کہتے ہیں کہ ہم کو خدا سے ذاتی محبت ہے اور اس کے نشان ان میں نہیں پائے جاتے۔ یہ اُن کا دعوٰی غلط ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک مجازی عاشق میں تو عشق کے آثار اور نشانات کھلے کھلے پائے جائیں بلکہ کہتے ہیں کہ عشق چھپائے سے چھپ نہیں سکتا تو کیا وجہ ہے کہ روحانی عشق پوشیدہ رہ جائے۔ اس کے کچھ نشان ظاہر نہ ہوں۔ دھوکا کھاتے ہیں ایسے لوگ ان میں محبت ہی نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۵-۱۷۶)

"جب آدمی سلوک میں قدم رکھتا ہے تو ہزارہا بلا اس پر نازل ہوتی ہیں جیسے جنّات اور دیو نے اس پر حملہ کر دیا ہے۔ مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اب واپس نہ ہوں گا اور اسی راہ میں جان دے دوں گا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخر کار وہ بلا ایک باغ میں متبدّل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے وہ دوزخ بن جاتی ہے۔ اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثّل ہوتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ اسے آزماوے۔ جس نے اس دوزخ کی پرواہ نہ کی وہ کامیاب ہوا۔ یہ کام بہت نازک ہے۔ بجز موت کے چارہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۴)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ملتوی کر دیا گیا

جیسا کہ احبابِ جماعت کے علم میں آچکا ہے کہ ضلعی انتظامیہ جھنگ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ یہ اجازت ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مقامی پولیس ربوہ۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ۔ اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع جھنگ سے رپورٹیں لینے اور پوری تحقیق و تفتیش کے بعد دی تھی لیکن اس اجتماع کے دوران ہی چند ملاں صاحبان کے کہنے پر اس اجازت کو منسوخ کر دیا۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کی درخواست ابھی تک زیرِ کارروائی ہے جبکہ اجتماع کے مجوزہ انعقاد میں بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے اور گزشتہ اجتماع کا تجربہ یہ ہے کہ اجازت دینے کے باوجود اور پاکستان کے طول و عرض سے خدام کے ربوہ پہنچ جانے کے بعد ضلعی انتظامیہ نے اپنی دی ہوئی اجازت واپس لے لی۔ ان حالات میں جب تک حکومت کی طرف سے پختہ تحریری اجازت نہ مل جائے اجتماع منعقد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع جو ۲۷ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء منعقد ہو رہا تھا اسے تا اطلاع ثانی ملتوی کیا جاتا ہے۔

تمام انصار بھائی اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بڑے ذوق و شوق سے تیاری کر رہے تھے اور

بقیہ صفحہ ۳ پر

اختلافات کو ختم کر کے باہمی محبت کو فروغ دینے کی اہمیت

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک تیسری بات جو بڑی اہم ہے وہ یہ ہے کہ جب کام زیادہ ہوں تو اندرونی محبت کا بڑھنا اور اختلافات کا ختم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جن جماعتوں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ وہاں اختلافات کی نوعیت کئی قسم کی ہوتی ہے یا کئی قسم کی ہو سکتی ہے۔ ایک قسم ان اختلافات کی ہے جو بعض جماعتوں کو دو نیم کر دیتے ہیں، جماعت کا ایک حصہ ایک طرف دوسرا حصہ دوسری طرف ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی برائیاں دیکھنا اور انہیں اچھالنا اور ہر ایک کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ جماعت کی ترقی کی راہ میں روک ہے روزمرّہ کا معمول بن جاتا ہے۔ ایسی جماعتیں منفی رجحانات کی طرف تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ بہت سی ایسی جماعتیں جو میری نظر میں تھیں اب اُن میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جو اس برائی سے نجات پا چکی ہے لیکن چند گنتی کی جماعتیں ابھی باقی ہیں۔ پاکستان میں بھی اور باہر کے ممالک میں بھی۔ پھر دوسرا اختلاف وہ ہے جو مجلس عاملہ کے اجلاس میں رُونما ہوتا ہے۔ دوست خواہ مخواہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ جب مجلس عاملہ کے اجلاس میں بیٹھتے ہیں تو ایک اپنی چودھراہٹ کے لئے جھگڑا کرتا ہے دوسرا اپنی چودھراہٹ کے لئے کرتا ہے اور جماعت کی چودھراہٹ کی پروا ہی نہیں رہتی کہ اس کی پگڑی پارہ پارہ ہو کر بکھر گئی ہے۔ اس کی عزت خاک میں مل گئی ہے۔ صرف اپنی عزتوں کا خیال ہوتا ہے۔ پس جہاں بھی مجلس عاملہ کے ممبر آپس میں لڑیں گے۔ خواہ باقی جماعت اکٹھی بھی ہو وہاں جماعت پر نہایت بے ہودہ اثر پڑتا ہے۔ ترقی کی راہیں بند ہو جاتی ہیں، جماعت کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے اختلافات کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ غیر معمولی توجہ کے ساتھ ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر جماعت کے اندر بعض طبقات ہیں۔ بعض چھوٹے گروہ بعض دوسرے چھوٹے گروہوں سے متصادم ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اُن کی وجہ سے خواہ مخواہ جماعت میں بدمزگی اور چپقلش رہتی ہے۔ پس اس قسم کے جتنے بھی اختلافات ہیں اُن کو ہم نے مٹانا ہے اور اس طرح ایک امّتِ واحدہ بننا ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم دنیا کو امّتِ واحدہ بنا سکیں گے۔ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں جو بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں اُن کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ر اخاء ۱۳۶۸ ہش ـــ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

ارادہ کی اہمیّت

ہمارے اعمال کچھ تو غیر ارادی ہیں اور کچھ ارادے کے ساتھ۔ غیر ارادی کا مطلب یہ ہے کہ ہم خاص طور پر ان اعمال کے متعلق کچھ سوچ سمجھ کر ان کو بجا نہیں لاتے بلکہ یونہی رواں دواں وہ اعمال ہم سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ ہم انہیں چھوڑنا چاہیں تو چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ اور جو اعمال ارادے کے ساتھ بجا لائے جاتے ہیں ان کے متعلق ہم سوچتے ہیں کہ ایسا کیا جائے یا نہ کیا جائے اور پھر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کر لینا چاہیئے۔

جہاں تک پہلی قسم کے اعمال کا تعلق ہے ان کے نتائج کے ہم ذمہ دار قرار بھی دیئے جاسکتے ہیں اور نہیں بھی ــــ حادثات میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے ــــ ارادۃً حادثہ کیا ہے تو انسان مجرم بلکہ بہت بڑا مجرم اور غیر ارادی طور پر ہوگیا ہے تو اوّل تو مجرم نہیں اور اگر مجرم ہے تو بالکل ہلکا سا۔

نیکی اور بدی کو اس تناظر میں رکھ کر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ بعض بدیاں ہم سے ارادۃً ہوتی ہیں اور ہم گنہگار بن جاتے ہیں بعض نیکیاں غیر ارادی طور پر ہوتی ہیں تو ان کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ نیکی کو ارادہ کے ساتھ کیا جائے تو نہ صرف اس نیکی کا ثواب بڑھ جاتا ہے بلکہ مزید نیکیوں کی توفیق مل جاتی ہے۔ بدی کو ارادۃً چھوڑیں تو دل کو نہ صرف اس بدی سے بلکہ کئی مزید بدیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ یا کم از کم نجات ملنے کا راستہ کھل جاتا ہے۔ اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بدی چھوڑنے کا ارادہ ہے بڑی مشکل بات۔ اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ہم ارادہ کرتے ہیں اور بدی چھوڑ دیتے ہیں لیکن بدی پھر غالب آجاتی ہے۔ ارادہ ٹوٹ جاتا ہے اور بدی کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ ہم پھر ارادہ کرتے ہیں۔ اور پھر ارادہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

"توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہونا۔ یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ارادہ چاہے کئی بار ٹوٹے ہمیں ارادہ کرنا ضرور چاہیئے۔ اس ارادہ کا نام توبہ ہے اور یہ توبہ رجوع ــــ اور رجوع بھی ہے خدا کی طرف۔ کام مشکل ہے بلکہ بہت مشکل ہے۔ یہی وہ آگ ہے جس سے گناہ جل جاتے ہیں اور انسان خدا کے قریب پہنچ جاتا ہے بلکہ خدا ہی میں نہاں ہو جاتا ہے۔

ہماری وسعتوں تک کوئی پابندی نہ پہنچے گی
بہت خوشوقت اپنے کارواں کا ہر سفر ہوگا
ہمیں بارِ دگر ہوگی مسرّت کی فراوانی
انہیں مایوسیوں کا سامنا بارِ دگر ہوگا

ـــــ ابوالاقبال

آنکھوں میں چمک ہے نہ کسی منہ میں زباں ہے
جینا جسے کہتے ہو وہ جینے کا زیاں ہے

ہر شخص پہنچ پاتا نہیں دار و رسن تک
جو کچھ بھی ہو ہر شخص، مگر مجھ سا کہاں ہے

میں ظلم کی دیوار گرا سکتا ہوں لیکن
دیوار کے سائے میں تو خوابیدہ جہاں ہے

کل تک جو مرے حال پہ ہنستا تھا بہر حال
وہ اپنی ہر اک بات پہ اب گریہ کناں ہے

رہ جاتے ہیں کچھ لوگ فضاؤں میں لٹک کر
یوں ہونے سے ان لوگوں کا انجام عیاں ہے

ہنستے ہوئے ہونٹوں میں بھی ہے زہر ہلاہل
کیا خوب ہر اک شخص کو کیا کیا نہ گماں ہے

کچھ لوگ گرے ہیں تو سمندر کی تہوں تک
کچھ لوگوں کی پرواز کی حد دو تو جہاں ہے

ہر روز بدل دیتا ہے "جھوٹ" اپنے بیاں کو
"سچ" ہے کہ ازل ہی سے فقط ایک بیاں ہے

ہر حال میں ہم سعیٔ مسلسل میں ہیں مصروف
کیا کہیئے کہ کیا سہل ہے کیا بات گراں ہے

ہے دشت نوردی تو محبّت کی علامت
ورنہ وہ نسیمؔ آپکے سینے میں نہاں ہے

نسیم سیفی

"دنیا میں ہزاروں لذّتیں ہیں مگر رقّت جیسی کوئی بھی لذّت نہیں۔ یہی وجہ ہے جس سے نماز اور عبادت کا مزہ آتا ہے اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

خدا تعالیٰ کے احکامات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت کرتا ہے۔ اس کو اس کے رب کے پاس درجے ملتے ہیں۔ یعنی خدا کے حضور میں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق یہ ہے کہ خدا جس زمانے میں جن چیزوں کی عزت حاصل کرنے کے لئے کہے۔ ان کی عزت کی جائے۔ پھر فرماتا ہے کہ چوپاؤں میں سے کچھ تم پر حلال کئے گئے ہیں۔ مگر وہ چوپائے جو بتوں پر چڑھائے جاتے ہیں وہ تم پر حرام کئے گئے ہیں۔ ان سے بچو۔ اور جھوٹ بھی مت بولو۔ یعنی چوپایوں کا اس طرح مشرکانہ طور پر قربان کرنا یہ ایک جھوٹ ہے اور شرک بھی مت کرو۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی بنیاد دنیا کی سب قوموں کو جمع کرنے کے لئے اور ایک مذہب قائم کرنے کیلئے رکھی گئی تھی۔ اب سب قومیں صرف توحید پر ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پا سکتا۔ چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے۔ اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردے پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اسے ایک سنہری تھال نظر آتا تھا چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور ستاروں میں سے اسے کوئی دانوں کے برابر کوئی بیروں کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا۔ اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اسے سورج چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کیلئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیتی ہے اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتی ہے۔ ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جب جو میں پھیل جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ اور اس کی نظر کیلئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اسے ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی ہیں۔ اور یقیناً اسے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رکھتیں اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ابتداء میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا راستہ نہ دکھا دیتا۔

ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ چھپکلی ہو گی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہو گا۔ کوئی کہتا ہے چور ہو گا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں پیشگوئی کی ہے کہ آنے والا مسیح چوروں کی طرح آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے حواریوں سے کہا کہ جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کون سے پہر آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا۔ ابن آدم آجائیگا

متی باب ۲۴ : آیت ۴۳۔۴۴

اس پیشگوئی میں اس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ اس کے آنے سے ایک کھٹکا پیدا ہو گا۔ جس کی وجہ سے لوگ اسے چور بنائیں گے لیکن ہو گا وہ خدا کا راستباز۔ ( )

غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اسے کس قدر حیران کر سکتے ہیں۔ مگر جونہی کہ انسانیت سن شعور کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے اس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ میں تیرا اللہ ہوں۔ اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے۔ جس طرح کہ تو مخلوق ہے اور تو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید۔ میں نے تیرے فائدے اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچا لیا۔ اگر پہلا انسان یعنی آدم اپنے سن شعور کو پہنچنے کے بعد اس آواز کو نہ سنتا تو اس کے لئے کس قدر مصیبت ہوتی۔ اور وہ کتنی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا۔ دن چڑھتا تو اس کے لئے ایک تکلیف کا آغاز ہو جاتا کہ سورج کی کنہ معلوم کرے اور رات ہوتی تو ایک اور پریشانی کا دروازہ کھل جاتا۔ کہ چاند کی حقیقت معلوم کرے اور پھر یہ پتہ لگائے کہ ان چیزوں کا اس سے کیا تعلق ہے اور یہ اسے نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہیں یا نہیں۔ اور اس سے خوش ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے اس آواز سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ اب تک انہیں چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ تمام بت پرست قومیں انہی الجھنوں میں مبتلا ہیں کوئی کہتا ہے کہ چاند اور سورج پر ارواح چھا جاتی ہیں۔ اور وہ ناراض یا خوش ہوتی ہیں۔ اگر کسی شخص نے کوئی ایسا کام کیا۔ جس کا نتیجہ خراب نکل آیا۔ تو اس نے خیال کر لیا کہ چاند پر چھائی ہوئی ارواح کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ اور اگر کسی نے کوئی کام کیا۔ اور اس کا اچھا نتیجہ نکل آیا تو اس نے یہ سمجھ لیا کہ سورج کی روح کے نزدیک یہ کام اچھا ہے۔ مگر آدم کیسا مطمئن تھا اور کس بشاشت قلب سے بیٹھا تھا۔ کیونکہ اسے خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ یہ سب چیزیں خدا نے اس کے لئے مسخر کر دی ہیں۔ اور اس کی خدمت پر لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے اسے سورج اور چاند کی ناراضگی یا خوشنودی کے سامانوں کی تلاش میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی موحد اور خدا رسیدہ آدم ان سب پریشانیوں سے محفوظ تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اگر تجسس صرف اس حد تک ہو کہ سورج ایک مادی چیز ہے۔ اس کی شعاعوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فائدے رکھے ہیں۔ تو یہ ایک سائنس کی تحقیقات ہو گی۔ اس میں گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر وہ ان چیزوں کو ہی خدا کا مرتبہ دے دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کا تعلق اس کی زندگی اور موت سے ہے اور یہ اس کے اور اس کے بیوی بچوں کے آرام و راحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں تو اسے دن رات ایک خلش رہے گی۔ کہ معلوم نہیں یہ چیزیں مجھے کیا نقصان پہنچائیں اور اگر مجھے نقصان پہنچا دیں تو معلوم نہیں میں اس کا کس طرح ازالہ کروں غرض مشرک کی ساری زندگی ایک ذہنی پریشانی اور گھبراہٹ کی تصویر ہوتی ہے۔ اور وہ حیران ہوتا ہے کہ میں اپنے مصائب کا کیا علاج کروں۔ وہ کبھی ایک بت کے آگے جھکتا ہے اور کبھی دوسرے کے آگے اس کی ناراضگی کا خوف آتا ہے۔ اور کبھی اس کی خفگی کا۔ کبھی ستاروں سے ڈرتا ہے۔ اور کبھی سورج اور چاند سے لرزتا ہے۔ اور کبھی پتھر کے بے جان بتوں سے اس کا خون خشک ہوتا ہے غرض زندگی کے کسی مرحلے میں بھی اسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :( )

اگر تم ذہنی کشمکش اور ذہنی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو بت پرستی کے شرک سے بچو اور کامل موحد بن جاؤ۔ پھر تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ اور تمہیں دکھائی دے گا کہ ساری دنیا تمہاری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

بقیہ: سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

دور دراز کے علاقوں پشاور، کراچی کوئٹہ اندرون سندھ وغیرہ سے آنے والے دوستوں نے گاڑیوں میں اپنی سیٹیں بھی بک کروا لی تھیں۔

خاکسار تمام احباب سے معذرت خواہ ہے کہ انہیں پریشانی اٹھانی پڑی۔ اور درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکام کو عدل و انصاف سے کام لینے اور وطنِ عزیز کے تمام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزا خورشید احمد
نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

حضرت مولانا ابو العطا صاحب فاضل نے وقف عارضی کے سلسلے میں احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل کرتے ہوئے تحریر کیا تھا۔

"انسان کی زندگی محدود اور عارضی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اسے کب بلاوا آجائے گا۔ اس لئے عقل مندی اسی میں ہے کہ انسان ہر وقت تیار رہے۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اولاد کو ہمیشہ یہ وصیت کرتے آئے ہیں کہ تم پر اس وقت موت آئے جب تم فرمانبردار ہو۔ اس وصیت کے یہ معنی ہیں کہ ہر لمحہ فرمانبرداری میں گذارو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ موت کب آجائے۔ زندگی کا بہترین مصرف یہی ہے کہ اسے زندگی عطا کرنے والے خدا کے حکم کے مطابق بسر کیا جاوے۔ اور زندگی کے اوقات کو دین کی خاطر خرچ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ سارے ایمان لانے والے ساری زندگی دین کے لئے وقف نہیں کرسکتے یہ سعادت تو کچھ حصے کو ہی ملتی ہے

قرآن مجید نے انسانوں کے حالات کی مجبوری کے پیشِ نظر یہ ضروری قرار دیا ہے کہ کم از کم ایک گروہ اپنے سارے اوقات دین کی خدمت کے لئے خرچ کرنے والا ہو۔ باقی ایمان لانے والوں کی یہ ذمہ داری ضروری ٹھہرائی گئی ہے کہ ان کے اوقات دنیوی کاروبار کرتے ہوئے بھی تقوٰی کے ساتھ بسر ہوں۔ اور ان کے اوقات کا بھی ایک حصہ تو بہر حال وقف ہونا لازمی ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت (الثالث) نے جماعت کی تربیتی ضرورتوں کے پیشِ نظر ہر سال کم از کم ۔۔۔ ۵ واقفین وقف عارضی کا مطالبہ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں میں آج پھر بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم ۔۔۔ ۵ واقفین کی ضرورت ہے۔ جو ہر سال ۲ ہفتے سے ۶ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ یہ بات بہت خوش کن ہے کہ احباب نے ایک دفعہ اس تعداد کو پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے لیکن حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہر سال کے لئے ۔۔۔۵ واقفین کا ہے۔ اور تربیتی ضرورتوں کا بھی یہی تقاضا ہے۔ بلکہ یہ کم از کم مطالبہ ہے۔ اس مطالبے کو پورا کئے بغیر تربیتی مقاصد پورے نہیں کئے جاسکتے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم ۔۔۔ ۵ واقف چاہئیں اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔ اب نیا ہجری شمسی سال شروع ہو گیا ہے۔ نئے عزم اور نئی ہمتوں کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونا ضروری ہے۔ ہر احمدی بھائی کو ابھی سے نیّت کر لینی چاہیئے کہ وہ اس سال کے دوران کم از کم ۲ ہفتے ضرور خدمت دین میں صرف کرے گا۔ وقف عارضی کے یہ ۲ ہفتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال کے باقی ۵۰ ہفتوں کے لئے بھی برکتوں کا موجب ہوں گے۔ وقف عارضی کے فارم پر کرنے کے لئے آپ دفتر سے فارم فوراً طلب فرمائیں اور فارم پر کر کے ثواب میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو توفیق بخشے کہ وہ حضرت امام کی آواز پر لبیک کہہ کر وقف عارضی کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

میاں محمد ابراہیم

پرانی یادیں

کس قدر دلچسپ اور ایمان افروز تھا مضمون۔ پرانی یادوں پر مشتمل۔ محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا۔ انہوں نے بہت سے قیمتی اور مفید ساتھی بزرگوں ۔ جو اپنی جوانی کے ایام کے حضرت شیخ صاحب کی طرح اخلاص اور ایمان کے پتلے تھے۔ کے قابل رشک کردار اور اخلاق اور قربانی کی روح سے سرشار ہو کر ذکر خیر کر کے الفضل کے ایک اہم مقصد کو پورا کر دیا ہے۔ ایسے مضامین ایسے ہی بزرگ دوست اگر گاہے گاہے لکھتے رہیں تو الفضل کے قارئین کی دلچسپی الفضل سے اور بھی بڑھ جائے ۔۔ یقیناً حضرت شیخ محمد احمد صاحب کے یادگاری دور کے سات آٹھ سال بعد بھی احمدیہ ہوسٹل میں جماعت کے قابلِ قدر دوست سکونت پذیر رہے ہیں۔ ایک وقت میں اکٹھا رہنے والے۔

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کے کرکٹ کیپٹن عمران خان نے کہا ہے کہ چونکہ پاکستان کی پچز معیاری نہیں ہیں۔ اس لئے جو کھلاڑی یہاں اچھے خاصے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ بھی باہر جاکر کوئی اعلیٰ معیار پیش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے اس ضمن میں اقبال قاسم اور سعید انور کے نام لئے پاکستانی کرکٹ کے معیار کو انگلستان۔ آسٹریلیا ویسٹ انڈیز اور نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیموں سے مقابلہ کرتے ہوئے عمران خان نے کہا کہ فرق بہت زیادہ ہے پاکستان میں عام طور پر جنبہ داری سے کام لیا جاتا ہے۔ اور بہتر کھیلنے والوں کو بسا اوقات آگے آنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ ان کے خیال میں کرکٹ کا جو نظام پاکستان میں جاری ہے اسے یکسر تبدیل کر دینے کی ضرورت ہے۔ عمران خان قذافی اسٹیڈیم میں رپورٹروں سے بات چیت کر رہے تھے۔ بنگلہ دیش سے واپسی پر انہیں فلو ہو گیا اور وہ اس انٹرویو کے موقعے پر کمزور دکھائی دیتے تھے۔ اور انہوں نے خود بھی کہا کہ میں اس وقت پوری طرح فٹ نہیں ہوں لیکن جلد ہی خدا نے چاہا تو میری صحت پوری طرح بحال ہو جائے گی۔ انہوں نے بعض نئے کھلاڑیوں کا ذکر کرتے ہوئے وقار یونس جو وہاڑی سے تعلق رکھتے ہیں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ جب ان سے مدثر نذر سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مدثر نذر نے خود معذرت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ شارجہ یا ہندوستان نہیں جاسکیں اور اسی طرح بھارتی ٹیم سے پاکستان میں بھی وہ کھیل نہیں سکیں گے اگرچہ دسمبر میں آسٹریلیا جانے والی ٹیم میں وہ شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ عمران خان نے منصور اختر کی بھی تعریف کی جنہوں نے سیرولز کپ میں ۸۹ رنز بنائے تھے بنگلہ دیش کے دورے کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں جانے کا اصل مقصد بچّوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے نظام کی تشکیل اور اس کا بہتر طریق پر قیام تھا انہوں نے بنگلہ دیش کی حکومت کی تعریف کی کہ وہ اس سلسلے میں کافی کام کر رہی ہے۔ بچّوں کی اموات کے متعلق انہوں نے بتایا کہ بنگلہ دیش میں ۹ لاکھ بچے ہر سال پیدائش کے تھوڑی ہی دیر بعد مرجاتے ہیں۔ ان کی بنگلہ دیش میں اچھی خاصی آؤ بھگت کی گئی اور وہ یہ تاثر لے کر واپس آئے ہیں کہ بنگلہ دیشی پاکستان سے محبت کرتے ہیں۔

کر نہ کر

- تو قومی کاموں میں دل وجان سے کوشش کر۔
- تو دیگر مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت میں بھی حصہ لے۔
- اور ان کی جائز مذہبی آزادی میں ہرگز مخل نہ ہو۔
- تو ذات پات کے چکر میں مبتلا نہ ہو۔
- تو روزی کمانے کے لئے کوئی ناجائز اور ذلیل پیشہ اختیار نہ کر۔
- تو اپنے گھر کی خوبصورتی کو برباد نہ کر خواہ وہ کرائے ہی کا ہو۔
- تو دنیا کے امن کے قیام میں کوشش کر۔
- تو جب کسی دعوت میں اکیلا بلایا جائے تو اپنے بچوں کو ساتھ نہ لے جا۔
- تو واضح، سلیس اور آسان عبارت لکھا کر۔
- تو ضروری امور میں مشورہ لینے کی عادت ڈال۔

جو خدا کا بن جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ سب کچھ عطا کرتا ہے۔

ے جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

(ملفوظات جلد پنجم ص ۳۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر رشید محمد راشد
آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

کالا موتیا

تعریف مرض: کالا موتیا انسانی آنکھ کی ایسی بیماری ہے جس میں آنکھ کا دباؤ اس حد تک زیادہ ہو جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں بصارت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ اور اکثر اوقات یہ عمل اس قدر آہستہ آہستہ ہوتا ہے کہ جب تک بصارت کو خاصا نقصان نہ پہنچ جائے مریض کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ دراصل کالا موتیا جس کی کئی اقسام ہیں اس وقت دنیا میں پائی جانے والی اندھے پن کی تیسری بڑی وجہ ہے

کالا موتیا کسی عمر میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بڑھاپے میں یہ بہت زیادہ پائی جانے والی مرض ہے۔

اور اندازے کے مطابق ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے افراد میں ہر ۱۰۰ میں ایک فرد کو کالا موتیا ہوتا ہے۔

۴۰ سال سے زیادہ عمر کے افراد میں تقریباً ہر ۲۰۰ میں سے ایک فرد اس بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔

اور چھوٹے بچوں میں اوسطاً ہر دس ہزار بچوں میں سے ایک بچے کو یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق ہر اچھے فیملی فزیشن کا یہ فرض بنتا ہے۔ کہ وہ کالا موتیا کے بارہ میں ابتدائی تشخیص اور علاج کے بارہ میں ضرور کچھ جانتا ہو۔ تاکہ بر وقت تشخیص اور علاج کے ذریعہ مریض کو اندھا ہونے سے بچایا جا سکے۔

کالا موتیا ایک ایسی مزمن قسم کی بیماری ہے۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ اس کی بہت ساری قسمیں ایسی ہیں۔ جن کی عمومی طور پر کوئی ظاہری علامات نہیں ہوتیں صرف آہستہ آہستہ بصارت کو ہی ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی رہتی ہیں۔

تاہم یہ بات ضرور ہے کہ اگر ہم ابتدائی طور پر کالا موتیا کی تشخیص کر لیں۔ اور بر وقت اس کا بذریعہ ادویات یا پھر سرجری کے ذریعہ علاج کیا جائے تو ہم مریض کو مکمل طور پر اندھا ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ چونکہ عمومی طور پر کالا موتیا کی کوئی ظاہری علامات نہیں ہوتیں اس لیے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کا یہ فرض بنتا ہے کہ جب خصوصاً ادھیڑ عمر کا مریض معائنہ کے لئے آئے تو وہ آنکھوں کا مکمل چیک اپ یعنی کہ، معائنہ نظر، آنکھ کا دباؤ اور آنکھ کے حساس پردہ وغیرہ کا معائنہ کرے اور پھر اگر خدانخواستہ مریض کو کالا موتیا ہو تو مریض کو مرض کے بارہ میں عمومی تعارف اور علاج وغیرہ کی طرف خصوصی توجہ دلائے۔

کالا موتیا کی اقسام

عمومی طور پر بڑی عمر کے افراد میں پائی جانے والی کالا موتیا کی دو اقسام ہیں۔

(۱) OPEN ANGLE GLAUCOMA

بلڈ پریشر۔ اور شوگر کے مریضوں میں یہ مرض نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے

علامات:۔ اس قسم کے کالا موتیا میں ظاہری طور پر کوئی خاص علامات نہیں ہوتیں۔ چونکہ اس قسم کے کالا موتیا میں آنکھ کا اندرونی دباؤ اتنا زیادہ نہیں ہوتا۔ لیکن آنکھیں تھکی تھکی محسوس ہوتی ہیں اور مریض سمجھتا ہے کہ مجھے اب اپنی عینک کا نمبر دوبارہ چیک کروانے کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں جب وہ آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کو تو کالا موتیا ہے۔ اس قسم کے کالا موتیا سے بصارت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ عملی طور پر مریض اندھا ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ آنکھ کی معمولی تھکاوٹ ہر وقت محسوس کرنے کی صورت میں فوری طور پر آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے۔

مریض اگر سمجھدار ہو تو اس قسم کے کالا موتیا کو ادویات کے ذریعہ ہی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اگر مریض باقاعدہ دوائی استعمال نہ کر سکتا ہو تو پھر سرجری کے ذریعہ اس مرض کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

خصوصی ہدایات

لیکن ضروری بات یہ ہے کہ کالا موتیا کی اس قسم کے ہوتے ہوئے مریض کو کم از کم مہینہ میں ایک دفعہ ضرور آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے معائنہ کروانا چاہیئے۔

نقصانات:۔ اگر اس کالا موتیا کا علاج آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے باقاعدہ نہ کروایا جائے تو پھر آنکھ کا عصبی کنکشن یعنی کہ OPTIC NERVE DEAD ہو جاتا ہے اور انسان پھر مکمل طور پر اندھا ہو جاتا ہے۔ اور پھر کسی بھی صورت میں بصارت واپس نہیں لائی جا سکتی۔

(۲) CLOSED ANGLE GLAUCOMA

عمومی طور پر پائی جانے والی یہ کالا موتیا کی دوسری قسم ہے۔ یہ قسم عورتوں میں مردوں کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور ۴۰ سال سے اوپر ایک ہزار افراد میں سے ایک فرد اس قسم کے کالا موتیا میں مبتلا ہوتا ہے۔

علامات مرض:۔ یہ مرض عموماً برسات کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ جب دن بھر بادل چھائے رہتے ہیں

اس قسم کے کالے موتیا میں آنکھ کا ڈیلا تن کر سخت ہو جاتا ہے اور آنکھ کا دباؤ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے روشن چیزوں مثلاً بلب کے گرد کئی رنگوں کا دائرہ نظر آنے لگتا ہے۔

اندھیرے اور روشنی میں آنکھ کے سامنے چمکتے ہوئے دائرے نظر آتے ہیں اور اکثر اوقات آنکھ کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھ اور سر میں شدت کا درد شروع ہو جاتا ہے اور بصارت میں خاصی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ آنکھ کا ڈیلا متورم ہو جاتا ہے اور اس میں تپکن اور سر کے اسی جانب درد ہوتا ہے۔ آنکھ کی پتلی پھیل کر بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ اور آنکھ میں سخت قسم کی سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرض کے شدید حملے کی صورت میں بعض دفعہ مریض کو متلی اور پھر قے بھی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ شروع شروع میں اس مرض کا حملہ مندرجہ بالا علامات کے تحت بہت نرم ہوتا ہے اور پھر روشنی میں بیٹھنے سے یا پھر آرام کرنے سے آنکھ کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور حملہ خود بخود ہی رفع ہو جاتا ہے۔

مگر آخر کار یہ بیماری سخت حملے کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور پھر کسی بھی مسکن دوائی سے آنکھ کی درد کم نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً مریض کو آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے۔

علاج:۔ ایسی صورت میں مریض کو فوراً آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔ جہاں فوری طور پر ادویات کے ذریعہ آنکھ کے دباؤ کو نارمل کیا جاتا ہے اور پھر بعد میں سرجری کے ذریعہ مریض کو اس مرض سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

نقصانات:۔ بر وقت علاج نہ کروانے کی صورت میں مریض کو سخت قسم کے دو تین حملے ہونے کی صورت میں آنکھ کا عصبی کنکشن یعنی (OPTIC NERVE) DEAD یعنی خشک ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض متعلقہ آنکھ سے عملی طور پر اندھا ہو جاتا ہے۔ اور پھر کسی بھی علاج سے مریض کی بصارت واپس لانا ممکن نہیں۔

ان دو بڑی اقسام کے علاوہ بھی کالا موتیا کی کئی اور اقسام ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل وجوہات سے ہوتی ہیں۔

(۱) آنکھ کی اندرونی سوزش۔
(۲) آنکھ کے حساس حصہ پر چوٹ لگنا۔
(۳) سفید موتیا کا پک کر پھول جانا۔
(۴) سفید موتیا سے مختلف رطوبات کا اخراج۔
۵۔ سفید موتیا کا آنکھ کے اندر ٹوٹ کر گر جانا۔
(۶) آنکھ میں BETNESOL EYE DROPS کا بے جا استعمال۔
(۷) آنکھ میں موجود JELLY نما میٹریل کا پتلی میں پھنس جانا۔
(۸) آنکھ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے خون کا اجتماع۔
(۹) آنکھ کو خون سپلائی کرنے والی نس کا بند ہو جانا۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزہ بیگم

یادِ رفتگان

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ

سکینہ بی بی میری پھوپھی اور ساس تھیں اور میرے شوہر میجر ریٹائرڈ غلام احمد چوہدری آف ۱۰۱ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ۔ تقسیم ملک سے قبل ہم موضع دولت پور نزد پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔

موصوفہ نے تقریباً ۹۸ سال عمر پائی۔ اُن کی وفات ۹ جنوری ۱۹۷۰ء کو ہوئی اور اُسی روز بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ نمبر ۲ حصہ نمبر ۴ کی قبر نمبر ۷ میں مدفون ہوئیں۔ اُن کے کتبہ پر تحریر ہے کہ اُنہوں نے اپنی خواب کی بنا پر سسرال کے خاندان میں سب سے پہلے بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئیں۔ آج سے اسّی پچاسی سال قبل ایک نوجوان عورت کا اپنے شوہر۔ ساس اور سارے گاؤں کی موجودگی میں اتنا بڑا قدم اٹھانا غور طلب ہے ان کا معاملہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

ع ۔ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار۔

آپ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں لیکن زمینداری اتنی تھی کہ بخوبی گذارا ہوتا رہا۔ وہ آخر وقت تک اپنے قدموں پر چل پھر سکتی تھیں۔ شنوائی اور بینائی خاطر خواہ تھی۔ اُن کی صحت کا راز اُن کا اکہرا جسم۔ کم خوری۔ اوّل وقت سو جانا اور طبیعت میں کسل یا سستی کا مفقود ہونا تھا۔ اُنہیں صاف ستھرا لباس اور خوب ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا۔

اپنے بڑے بھائی اور میرے والدِ محترم چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں آف چہور ضلع سیالکوٹ سے پیار کا یہ حال تھا کہ میں ابھی پیدا بھی نہ ہوئی تھی کہ مجھے اپنے بیٹے کیلئے مانگ رکھا تھا۔ اور مولیٰ کریم نے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بنایا۔

پھوپھی جان کو میں نے پانچ نمازوں پر اکتفا کرتے نہ دیکھا۔ وہ تہجد اور اشراق گذار تھیں۔ اگرچہ اُنہوں نے قرآن کریم حفظ تو نہ کیا تھا مگر اسے اتنی بار پڑھا تھا کہ اگر کسی سورۃ کے شروع کے الفاظ بولیں تو وہ اکثر اس کا اگلا حصّہ سنا دیا کرتی تھیں۔

میری پھوپھی ساس اپنے سسرال کے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے والی ہوئیں اور ان کے اس اقدام کے نتیجہ میں بیسیوں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری پھوپھی صاحبہ کے درجات بلند فرمائے۔

آپ بتاتی تھیں کہ شادی کے بعد ایک دن انہوں نے محسوس کیا کہ کسی نے اُن کے پاؤں کو چھوا ہے۔ دیکھا تو اِن کی ساس نے انکے (یعنی میری پھوپھی کے) دونوں پاؤں اپنی چھاتی کے ساتھ لگائے ہوئے ہیں۔ میری پھوپھی نے یہ کہتے ہوئے کہ ہائے یہ تو گستاخی اور بے ادبی ہے اپنے پاؤں کھینچ لئے لیکن فرماتی تھیں کہ جس پیار۔ قدر دانی اور یگانگت کے جذبات میں اُنہوں نے میرے پاؤں اپنے سینہ سے لگائے تھے وہ آخری دم تک قائم رہے اور ساس اور بہو میں پیار اور اعتماد کا جو بیج اس دن بویا گیا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گھر کا طرۂ امتیاز ہے۔ خاکسارہ عرض کرتی ہے کہ میں اِس گھر کی بہو بنی تو مجھے وہ عزت۔ پیار اور اعتماد ملا جو کم ہی عورتوں کے حصہ میں آتا ہے۔ اور اب مولیٰ کریم نے جنرل ناصر احمد چوہدری اور امتہ السلام صاحبہ کی بیٹی رشیدہ کو میری اکلوتی بہو بنا کر بھیجا ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ قادر خدا نے ہماری خاندانی روایت کو زندہ رکھنے کا انتظام فرما دیا ہے۔

آپ کی سیرت کے متعلق میں عرض کر دوں کہ میرا اور اُن کا تقریباً ۴۰ سال کا ساتھ رہا۔ ہم میں کبھی کوئی جھگڑا۔ تلخ کلامی یا بد مزگی پیدا نہیں ہوئی۔ وہ مجسم شفقت اور پیار تھیں۔

احمدیت اور خاندانِ حضرت بانی سلسلہ کی وہ شیدائی تھیں۔ اپنے میکے والوں کی بڑی قدر دان تھیں۔ شہر سے آنے والے مہمانوں کے متعلق اُنہیں تسلّی تھی کہ اُن کی مناسب خاطر و مدارات ہو گی لیکن گاؤں سے آنے والوں میں وہ خود دلچسپی لیتیں مُبادا کوئی کمی رہ جائے۔ میری دوستوں سے خوب گھل مل جاتی تھیں۔ اور عمر اور زبان کو آڑے نہ آنے دیتیں۔

ایک وقت اُن کی شنوائی میں کچھ فرق آ گیا اُن کے بیٹے نے اُنہیں لاہور اور راولپنڈی کے ماہر معالجوں کو دکھایا۔ اُن کی رائے تھی کہ یہ بڑی عمر کا طبعی نتیجہ ہے مگر پھوپھی جان اِسے تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھیں۔ علاج سے مایوس ہو کر تمام تر توجہ دُعا کی طرف ہوئی۔ ہم گھر والے سب گواہ ہیں کہ اُن کی شنوائی بہتر ہو گئی۔ اُونچا سننے کی شکایت باقی نہ رہی بلکہ وہ ہماری سرگوشیاں بھی سننے لگیں۔ دعا کے اس کرشمہ کے ہم گھر والے سب گواہ ہیں کہ آخری دَم تک اُونچا سننے کی تکلیف اُنہیں نہ ہوئی حقیقت یہ ہے کہ میری پھوپھی جان نے کبھی کوئی بیماری نہیں دیکھی اور اُن کی وفات صِرف بڑھاپے کی طبعی کمزوری کی وجہ سے ہوئی نہ کہ کسی بیماری کی وجہ سے۔ میں اُنہیں ناشتہ کروا رہی تھی۔ آدھا توسٹ اُنہوں نے کھا لیا تھا کہ اچانک مُنہ بند کر لیا۔ اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

جمعہ کا دن ہمارے ہاں عید کا دن ہوتا تھا۔ صبح سے ہی جمعہ کی تیاری شروع ہو جاتی تھی۔ گھر میں ہر ایک کو جمعہ کا دن وہ یاد دلاتی تھیں۔ بیت الذکر میں اوّل وقت اور صفِ اوّل میں وہ بیٹھنا چاہتی تھیں۔ چندہ کی ہر تحریک میں وہ حصّہ لیتی تھیں۔ ماڈل ٹاؤن میں "بیت النور" کی ساری زمین کی قیمت اوّلاً میرے شوہر نے ادا کی جو چندہ جمع ہونے پر اُنہیں لوٹا دی گئی۔ لیکن بیت الذکر کیلئے سب سے پہلا چندہ میری پھوپھی جان ہی نے دیا۔ جسے برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر حلقہ نے نیک شگون قرار دیا۔ پھوپھی جان نماز کمال انہماک اور بڑی توجہ سے پڑھتی تھیں۔ وہ دن میں کتنے نوافل پڑھتی تھیں اس کا شمار مشکل ہے۔ آخری سالوں میں چندہ کے بارہ میں ہمارا طریق یہ تھا کہ مَیں اوّلاً چندہ کی رقم اُن کے ہاتھ میں دیتی۔ وہ یہ روپے واپس میری ہتھیلی پر رکھتیں۔ میں رسید کاٹ کر اُنہیں دیتی جس سے اُنہیں تسکین ہو جاتی۔

بقیہ:۔ کالا موتیا

(۱۰) ذیابیطس یعنی DIABETES کے آنکھ پر بد اثرات۔

مندرجہ بالا تمام وجوہات سے متعلقہ بیماری کی بر وقت تشخیص اور علاج نہ کرانے کی صورت میں بھی کالا موتیا ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اس قسم کی تمام بیماریوں کا آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے بروقت علاج کرانے کی صورت میں کالا موتیا سے بہت حد تک نجات ممکن ہے۔ اور انسان اندھا ہونے سے بچ سکتا ہے۔

چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان چناب کا پل ۱۴ نومبر سے ۳۱ دسمبر تک روزانہ ۱۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک اور رات ۱۲ بجے سے چار بجے صبح تک مرمت کے لئے بند رہے گا۔

نُور کی شمعیں جلانا سیکھئے
اک نئی دُنیا بسانا سیکھئے

دعوتِ حق دے کے ہر اک فرد کو
خوابِ غفلت سے جگانا سیکھئے

اپنے قول و فعل کی اصلاح سے
شوکتِ ایماں دکھانا سیکھئے

پھر درِ مولا کے ہو جاؤ فقیر
نُصرتِ حق کو بھی پانا سیکھئے

ظلمتیں کافور ہوتی جائیں گی
چاند بن کر جگمگانا سیکھئے

ٹوٹ جائے خود ہی باطل کا غرور
حق کے آگے سر جھکانا سیکھئے

دشمنِ جاں بھی بنے گا آشنا
اسوۂ حسنہ میں آنا سیکھئے

علم کے بن جاؤ بحرِ بیکراں
معرفت میں ڈوب جانا سیکھئے

خود عطا ہو جائے حسنِ دلبری
یار کے قدموں میں آنا سیکھئے

غیر ممکن کو بھی ممکن کر سکو
اپنے مولا کو منانا سیکھئے

خاک میں مل کر ملے گا آشنا
یہ بھی نسخہ آزمانا سیکھئے

وہ سمیع سنتا ہے بندوں کی ایاز
یارِ حق کو خود منانا سیکھئے

ڈاکٹر مرزا محمد یوسف ایاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۱۱:۔ میں سیدہ زرینہ اختر زوجہ سید عبدالحی شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 89-4-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۵۰۰ (۲) طلائی کانٹے جوڑی وزنی ۶ ماشے مالیتی ۔/۱۵۰۰ روپے (۳) پرانی سلائی مشین ساختہ جاپانی مالیتی دو ہزار روپے۔(۴) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلے مالیتی ۔/۳۰,۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۔/۳۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت عزیزان مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سیدہ زرینہ اختر شاہ زوجہ سید عبدالحی شاہ صاحب مکان ۲۷۶/۱ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالحی شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری عبدالغفور سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۷۱۱۲:۔ میں سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید منظور حسین شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۹-۴-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) مکان ۲۷۶/۱ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر مالیتی دو لاکھ روپے میرا حصہ ۱۳/۸۰ ہے۔ مالیتی ۔/۳۲,۵۰۰ روپے (۲) بنک اکاؤنٹ UBL واقع بازار کھتیانوالہ جھنگ صدر نقد ۔/۵۰۰۰ روپے (۳) زیور طلائی بالیاں ۲ عدد وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۔/۷۵۰ روپے (۴) زیر استعمال سلائی مشین دیسی ساخت مالیتی ۔/۴۰۰ روپے۔ کل جائیداد ۔/۳۸,۶۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت بڑی بہن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید منظور حسین شاہ مکان ۲۷۶/۱ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر۱۔ سید عبدالحی شاہ برادر موصیہ۔ مسل نمبر ۲۷۱۱۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری عبدالغفور سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۷۱۱۳:۔ میں عذرا سلطانہ زوجہ ارشد سلطان بھٹی قوم مغل پیشہ معلمہ عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ داؤد شاہ وارڈ ۸ جھنگ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۴-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۔/۴۰۰۰ روپے وصول شدہ (۲) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی ۔/۱۲۰۰۰ روپے (۳) سکنی پلاٹ برقبہ ۷ مرلہ واقع بستی سینی والی مالیتی ۔/۷۵۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۔/۲۳,۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عذرا سلطانہ زوجہ ارشد سلطان بھٹی۔ محلہ داؤد شاہ وارڈ ۸ جھنگ شہر۔ گواہ شد نمبر۱۔ ارشد سلطان بھٹی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ چوہدری عبدالغفور سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

• مکرم خلیل احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ مقامی خلیل آباد آگہار کالونی ضلع کوٹلی بیت الذکر کا کام کر رہے تھے دیوار گر جانے سے زخمی ہو گئے ہیں۔

• مکرم سید حسن طاہر صاحب بخاری مربی سلسلہ چک ۴۶ شمالی سرگودہا کے بیٹے مکرم سید حبیب طاہر بخاری عمر ڈیڑھ سال سینے میں بوجہ انفیکشن بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم شیخ وسیم احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد ایک عرصہ سے شدید سر درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

• نہایت افسوس سے مطلع کیا جاتا ہے کہ مکرم اسلم ندیم صاحب گلشن اقبال کراچی موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے ٹرالہ سے ایکسیڈنٹ ہو جانے کے باعث ۱۸؍ اکتوبر کو رحلت فرما گئے ہیں۔ موصوف خدام الاحمدیہ گلشن اقبال کے مخلص کارکن تھے۔ بذریعہ سپر ایکسپریس جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۰؍ اکتوبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصوف کی تدفین عام قبرستان میں قطعہ خاص میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دُعا کروائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ گلشن اقبال اس سانحہ پر موصوف کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور موصوف کے درجات بلند فرما کر اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔

احباب محتاط رہیں

"ایک شخص طاہر احمد ابن چوہدری طفیل احمد سکنہ احمد نگر کے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ یہ شخص مختلف شہروں میں جاکر احباب سے رابطہ کر کے حیلوں بہانوں سے رقم بٹورتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ گھر سے بھی فرار ہے اور والدین سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ احباب محتاط رہیں۔"

(ناظر امور عامہ)

حبوب مفید اطہراء
۲۰ گرام: ۔/۱۵ ..... ۶۰ گرام: ۔/۴۵
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادار مریضوں کے علاج کے لئے

فضلِ عُمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مُفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال

بیوی کیسی ہو!

"اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی کا موقع ایسا ہے کہ اندھیرے میں ہاتھ مارنا ہے۔ چاہے ہاتھ میں موتی آجائے اور چاہے سانپ۔ اسی لئے (مذہب) نے نکاح کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے اور دنیاوی اغراض کو درمیان سے اڑا دیا ہے۔ ایک خوبصورت بیوی لازمی نہیں کہ آرام دہ ہو مگر ایک بدصورت آرام دہ ہو سکتی ہے۔ ہمیں وہ عورت سُکھ دے سکتی ہے جو ہماری ہمدرد ہو۔ عورت چاہے تو مرد کو بالکل آزاد کر سکتی ہے اور خانگی تفکرات سے نجات دے سکتی ہے اور اگر عورت چاہے تو مرد کو قید بھی کر سکتی ہے اور اس کی عزّت و حرمت کو خاک میں ملا سکتی ہے اور چاہے تو امن و آرام اور خیر و خوبی سے متمتع کر سکتی ہے۔" (خطبات النکاح جلد اوّل صـ۱۹۵-۱۹۶)

لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے۔
(ملفوظات جلد پنجم صـ۲۷۳)

کارکن کی ضرورت ھے

کم از کم میٹرک پاس (اور خوشخط لکھنے والے) صدر صاحب محلہ کی تصدیق کیساتھ خاکسار کو دفتری اوقات میں مل لیں۔ پراپرٹی کے کام کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ فون ۵۲۱

ضرورت ھے

ایک خادمہ یا خانساماں کی ضرورت ہے جو کھانا پکانا جانتے ہوں

۸۰۰/- ماہوار مشاہرہ کے علاوہ رہائش مفت ہوگی۔

معرفت احمد برادرز PIA گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

PIA ہوائی سفر PIA

PIA کے ذریعے بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ نیز سواری کا بھی معقول انتظام ہے

احمد برادرز (پی آئی اے) بی۔ایس۔اے گولبازار ربوہ فون ۵۵۵

خبریں

غیر ملکی خبریں

• مشرقی جرمنی کے ہزارہا افراد نے اپنی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے نئے لیڈر کے خلاف اب تک کے ایک اور سب سے بڑے مظاہرے میں حصّہ لیا ہے۔ مظاہرین کی تعداد ایک سے تین لاکھ تک بتائی گئی ہے۔ دارالحکومت کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی مظاہرے ہوئے۔

• امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے کہا ہے کہ ان کا ملک روس کے ساتھ اسلحہ کے کنٹرول کرنے کے سلسلے میں نیا رابطہ قائم کر رہا ہے۔

• زمبیا کے صدر کاؤنڈا نے مسز تھیچر کے اس بیان پر نکتہ چینی کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جنوبی افریقہ کے خلاف عائد کی جانے والی پابندیاں عمومی طور پر بے سود ہیں۔ ادھر جنوبی افریقہ کے صدر نے مسز تھیچر کی تعریف کی ہے اور ان کے اعلان کو سراہا ہے۔

• اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے امید ظاہر کی ہے کہ افغان مسئلے کا سیاسی حل تلاش کر لیا جائے گا۔ افغان عبوری حکومت کا ایک وفد جنرل اسمبلی میں افغانستان کے مسئلے پر بحث کرنے کے لئے نیویارک پہنچ رہا ہے

• لبنان کی خانہ جنگی ختم کرنے کے لئے اراکین پارلیمنٹ نے جو معاہدہ کیا ہے اس کو عیسائی لیڈر جنرل عون نے بالکل مسترد کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے رہنما نے اسے خانہ جنگی کے خاتمے کی دستاویز قرار دیا۔ دروزیوں کے رہنما ولید جنبلاط نے اسے فضول قرار دیا ہے۔

• اقوام متحدہ میں امریکہ اور نکاراگوا کے درمیان کونٹرا باغیوں کو ختم کرنے کے بارے میں تلخ و ترش الفاظ کا تبادلہ ہوا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ جب تک ملک میں اصلاحات نہ کی جائیں کنٹرا باغی اپنی کارروائی ختم کرنا نہیں چاہیں گے۔

★

ملکی خبریں

• قومی اسمبلی میں متحدہ حزب اختلاف نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی ہے۔ اسلامی اتحاد کے لیڈروں نے پیر کے روز قومی اسمبلی سیکرٹریٹ میں درخواست داخل کر دی۔ اس قرارداد پر اپوزیشن کے ۸۶ اراکین کے دستخط ہیں۔

• ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر فاروق ستار نے آئی جے آئی کے اراکین کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کے ساتھ اپنا معاہدہ ختم کر دیا ہے اور وہ قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک کی حمایت کریں گے۔

• قبائلی علاقوں کے اراکین قومی اسمبلی نے بھی پیپلز پارٹی کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لاہور کے ایک ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقے میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔

• پیپلز پارٹی کے لیڈر خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک ناکام ہو گی انہوں نے کہا کہ اسلامی اتحاد کے کئی اراکین بھی ہمارا ساتھ دیں گے۔

• وفاقی حکومت نے وزیر اعظم کے مشورے کے بغیر سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کے تقرر کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ وفاقی حکومت کا مؤقف ہے کہ وزیر اعظم کی سفارش کے بغیر صدر ان کا تقرر نہیں کر سکتا۔

پتہ